اسلام میں شعبہ تبلیغ اور اسکی اہمیت

از مولوی عبداللطیف صاحب حصاری متعلم دارالحدیث رحمانیہ

اسلام اپنی ظاہری و باطنی حسن و خوبی کے لحاظ سے جمیع ادیان عالم سے ممتاز اور برترین ہے یہی وہ فطری مذہب ہے جسکی نشر و اشاعت بذریعہ تبلیغ ہی ہوئی کیونکہ تاریخ اسلام اس پر شاہد ہے کہ اہل اسلام کی دہ سالہ مکی زندگی مفلسی عدم تشدد اور نہتہ پن کی زندگی تھی لیکن اسی مکی زندگی میں ایک جماعت صداقت اسلام کو دیکھکر مشرف باسلام ہو چکی تھی اور ہر وقت جان و دل سے اسلام پر قربان ہونے کے لئے آمادہ و تیار رہتی تھی جب کفار مکہ نے آنحضور کو انتہائی رنج و الم پہنچایا اور فدایان ملت اسلام پر گوناگوں عذاب و تعدی کے باوجود توحید کے متوالوں کو راسخ القدم اور پختہ پایا تو اعدائے اسلام حیران رہ گئے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ جماعت کس چیز سے صداقت اسلام کی قائل ہوئی کیا تاجدار مدینہ کے پاس تیر و تلوار یا توپ و تفنگ تھا نہیں بلکہ صداقت اسلام اور تبلیغ نے ہی ان کو حلقہ بگوش اسلام بنایا۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام میں تبلیغ کو کافی اہمیت اور مبلغین کو اچھا مرتبہ حاصل ہے۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف وینھون عن المنکر۔ اہل اسلام کو مخاطب کرکے فرمایا کہ تم میں سے ایک جماعت ایسی ہو جو رات دن مخلوق خدا کو جہل و گمراہی سے نکالکر فلاح و بہبود کی طرف رہنمائی کرے اور اخلاق حسنہ کو بتاکر برائی و بے حیائی سے لوگوں کو باز رکھے۔ آیت شریفہ سے اتنا ضرور ثابت ہوا کہ ایک جماعت کی ڈیوٹی تبلیغ اسلام ہو اور اس کے علاوہ اس کا دوسرا مشغلہ نہ ہو۔ ظاہر ہے کہ خدائے برتر کا ایک خاص جماعت کو منتخب فرمانا تبلیغ کی اہمیت سے خالی نہیں۔ آنحضور کا ارشاد ہے افضل الجھاد کلمة حق عند سلطان جائر۔ حدیث مذکور کتب صحاح کی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ تمام جہادوں سے بہتر جہاد یہ ہے کہ ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کا اعلان کیا جائے۔ یعنی جب کوئی ظالم بادشاہ اپنی فرعونیت اور طاغوتی زعم میں آکر اسلام اور قرآن کی تحقیر و تذلیل کر رہا ہو۔ برسرعام حدود شرعیہ کا استحقار کرتا ہو۔ حلال کو حرام اور حرام کو حلال کرنے پر کمربستہ ہو اس وقت اس کے سامنے حق کے کہنے سے بڑھکر کوئی جہاد افضل نہیں۔ تو وہ یہی تبلیغ ہے لہذا تبلیغ اجر و ثواب میں ہر کام سے بہتر ہے۔ چونکہ فطری مذہب کی اشاعت تبلیغ پر موقوف تھی۔ اسی واسطے اس فعل کو تمام کار خیرات سے بہتر فرمایا۔ مزید توضیح کے واسطے میں آپ کی خدمت میں تین آدمیوں کا ذکر کرتا ہوں جو اپنے نفسوں کو راہ خدا میں وقف کر رکھتے ہوں ان میں افضل اور سزاوار برتری وہ شخص ہے جس نے اپنے نفس کو تبلیغ اسلام کے لئے وقف کر رکھا ہو۔ مذکورہ بالا اشخاص میں سے ایک وہ عابد شب زندہ دار ہے جو دنیا سے کنارہ کش ہو کر گوشہ عزلت میں جاگزیں ہو اور اس کو سوائے ذکر خدا کے دیگر کام سے غرض نہ ہو۔ دوسرا وہ عالم کہ جس نے اپنی خدمات کو کتاب و سنت کے

درس و تدریس کے واسطے وقف کررکھا ہو۔ اور محدود جماعت طلبا کو تعلیم دینی سے بہرہ ور کر رہا ہو۔ تیسرا وہ عالم ہے جو کہ ہر جگہ امیر و غریب ظالم و عادل جاہل و نادان کو جاکر تبلیغ اسلام کرے اور ان کو توحید خدا سے جو مقصود اصلی و فطرت انسانی ہے آشنا کرائے۔ مذکورہ اشخاص میں سے یہ مبلغ سب سے افضل اور برتر ہے کیونکہ اس کا کام اہم و برترین ہے بدیں وجہ یہ ان سے فوقیت رکھتا ہے اگر آپ غور سے کام لیں گے تو آپکی عقل بھی اس کو اسی خطاب اور تمغہ کا سزاوار قرار دیگی۔ کیونکہ عابد کا مقصود عبادت سے اپنے نفس کو شر شیطانی سے محفوظ رکھنا ہے جس کا فائدہ محض اس کے نفس کے واسطے محدود ہے۔ دوسرے عالم کا فائدہ گو درس و تدریس سے غیر کو استفادہ مقصود ہے لیکن وہ بھی ایک چھوٹی سی جماعت تک محصور ہے لیکن تیسرا مبلغ جو کہ ہزارہا بندگان خدا کو توحید و سنت سے آشنا کراتا ہے اور بیشمار نفوس بشریہ کو جو صراط مستقیم سے بھولے بھٹکے ہوں قعر ضلالت سے نکالکر مشعل ہدایت سے مستفید کرتا ہے جسکا فائدہ ایک کثیر التعداد جماعت سے ہے اور خصوصًا ایسے وقت کہ جب اسلام کو مٹایا جارہا ہو اور قرآنی تعلیم مسخ ہورہی ہو اور عابد اپنی گوشہ نشینی میں مصروف ہو اور صاحب تعلیم سلسلہ درس تدریس میں اور کوئی اعلاء کلمۃ اللہ کی جرأت نہ کرتا ہو مگر یہ مبلغ اسی وقت کھڑا ہوتا ہے اور اپنی سعی کو حمایت قرآن و اسلام میں مرکوز کرتا ہے اور اپنی بے لوث تبلیغ کی صدائے حق کو ہر شہر و بستی تک پہنچاتا اور ہر قسم کی صعوبتوں کو برداشت کرنے کیلئے بسروچشم تیار رہتا ہے چونکہ اس کا کام نہایت دشوار اور اہم ہے اس واسطے یہ درجہ و ثواب میں بھی دوسروں سے برتر ہوگا کیونکہ لاجر بقدر النصب۔ اجر بقدر تکلیف ہوتا ہے۔

چونکہ تبلیغ ایک اہم امر تھی اور اس کا درجہ دیگر امور سے بالاتر تھا۔ اسی واسطے آنحضورؐ کا ارشاد ہے کہ عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی میری بزرگی جاہل پر دوسرے مقام میں ارشاد فرمایا کہ شیطان ہزار عابد سے اتنا خائف نہیں کہ جتنا ایک عالم سے ہوتا ہے۔ کیونکہ عالم خود بھی ضرر شیطان سے بچیگا اور دوسری مخلوق خدا کو بھی بذریعہ تبلیغ راہ راست پر لائے گا بخلاف عابد کے جو صرف اپنے نفس کے واسطے معتبر ہے نہ کہ دوسروں کے واسطے میں تو کہوں گا کہ تبلیغ صرف طبقہ علمائے کیلئے مخصوص نہیں بلکہ ہر عام و خاص مسلمان پر بقدر معلومات دینیہ غیر کو نیکی کا حکم اور برائی سے روکنا فرض ہے حدیث ملاحظہ ہو۔ من رای منکم منکرًا فلیغیرہ بیدہ وان لم یستطع فبلسانہ وان لم یستطع فبقلبہ وذالك اضعف الایمان ط فرمایا کہ ہر مسلمان کا فرض منصبی ہے کہ جب برائی یا گناہ ہوتا دیکھے تو اس کے انسداد کی کوشش کرے ہاتھ سے اگر یہ مقدور سے باہر ہو تو زبان سے اسکو روکے اور اگر اس سے بھی قاصر ہو اور نہایت بزدل ہو تو کم از کم برا کام کرنیوالے کو دل سے ہی برا جانے لیکن اس تیسرے کو آنحضورؐ نے ضعیف الایمان فرمایا۔ کیونکہ یہ کسی قسم کی تبلیغ میں حصہ نہیں لیتا شارع علیہ السلام نے اسی لئے بتا دیا کہ تبلیغ اسلام کا جزو لاینفک ہے لہذا ہر مدعی اسلام کو تبلیغ کرنا لازم ہے۔

مقام غور ہے کہ آج ہم کس قسم کی تبلیغ اسلام کر رہے ہیں؟ افسوس مسلمان بجائے تبلیغ کے تخریب قوم پر کمربستہ ہیں۔ خدا ان کی حالت زار پر رحم فرمائے۔ آنحضورؐ نے حجۃ الوداع میں خطبہ دیا جو اول سے آخر تک پند و نصائح سے پُر تھا۔ بعد ازاں حاضرین کو حضورؐ نے مخاطب فرمایا کہ تم میں سے جو موجود ہے اس نے احکام خداوندی اور ارشادات نبوی کو